125457 ۔ والدہ كى رغبت سے دوسرى شادى كى ليكن وہ نہ اس سے محبت كرتا ہے اور نہ ہى حسن معاشرت كا حق ديتا ہے

سوال

ميرى دو بيوياں ہيں، ليكن ميرا دل پہلى بيوى كے ساتھ معلق ہے، چار برس كے عرصہ ميں ميرے گھر والوں اور ميرى بيوى كے درميان غلط فہمياں پيدا ہونے كى بنا پر ميرے گھر والے اس سے محبت نہيں كرتے، اس ليے ميں نے اپنى والدہ كى رغبت كى بنا پر ايك دوسرى عورت سے غير اعلانيہ شادى كر لى ليكن يہ شادى رسمى شادى تھى اور مجھے صرف سہاگ رات ميں پتہ چلا كہ ميں نے شادى كى ہے، تو اس وقت ميں نے اپنے آپ سے دريافت كيا كہ ميں نے يہ كيا كيا ہے ؟
اب ميرى اس دوسرى بيوى سے ايك بيٹا بھى ہے، ليكن شروع سے لے كر آج تك ميں اپنى دوسرى بيوى كى بنسبت كوئى شعور محسوس نہيں كرتا كہ وہ ميرى بيوى ہے اور ميں اس سے محبت كروں، حتى كہ اس كا شرعى حق ديتے وقت بھى مجھے بہت سخت مشكل سے دوچار ہونا پڑتا ہے، يا اسے كوئى اچھى اور محبت والى بات كہنا پڑے تو بھى مشكل سے دوچار ہو جاتا ہوں، ہر روز ہمارے درميان يہ مشكل اور پريشانى بڑھ ہى رہى ہے اور ميرى تكليف اور عذاب ميں اضافہ ہو رہا ہے.
يہ علم ميں رہے كہ وہ لڑكى دين والى بھى ہے اور ميرے گھر والے بھى اس سے محبت كرتے ہيں، ليكن مجھے مشكل اور پريشانى يہ ہے كہ ميں اس سے عليحدگى ميں ہونے سے بھاگتا ہوں، ليكن ميں اسے ناپسند نہيں اور نہ ہى اس سے محبت كرتا ہوں، مجھے كيا كرنا چاہيے ؟
اللہ تعالى آپ كو جزائے خيرعطا فرمائے مجھے كوئى مشورہ ديں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

آپ نے دوسرى شادى كر كے غلطى كى ہے، آپ كے ليے ضرورى تھا كہ آپ اپنےاختيار اور مرضى سے شادى كرتے نہ كہ والدہ كى رغبت اور اختيار سے، اور اسى سبب سے آپ ان مشكلات اور تكليف و عذاب سے دوچار ہو رہے ہيں، اور يہ اس ليے ہے كہ آپ نے عملى طور پر شادى كے معاملہ سے واسطہ پايا ہے اور آپ كو معلوم ہو رہا ہے كہ آپ نے اس عورت پر ظلم كر كے جس كا كوئى قصور نہيں شريعت كى كتنى مخالفت كى ہے كہ اس كے ساتھ آپ كا معاملہ اچھا نہيں.

اس كا حل آپ نے طلب كيا ہے وہ قرآن مجيد ميں موجود ہے:

1 ـ آپ اس كے ساتھ حسن معاشرت اختيار كريں، اور اسے اس كا قولى اور فعل طور پر حق ديں.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

﴿ اور ان عورتوں كے ليے بھى اسى طرح حق ہيں جس طرح ان پر خاوندوں كے حق ہيں اچھے طريقہ كے ساتھ ﴾البقرة (228).

اور اللہ تعالى كا يہ بھى فرمان ہے:

﴿ اور ان عورتوں كے ساتھ حسن معاشرت اختيار كرو ﴾النساء (19).

شيخ عبد الرحمن السعدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور يہ آيت معاشرت قولى اور معاشرت فعلى دونوں پر مشتمل ہے، اس ليے خاوند كو چاہيے كہ وہ بيوى كے اخراجات اور لباس و رہائش كا انتظام كر كے جو اس كى حالت كے لائق ہو حسن معاشرت كرے، اور اس كے ساتھ اچھے طريقہ سے رہے، اسے تكليف نہ دے، اس پر احسان كرے، اور حسن معاملہ سے كام لے اور حسن اخلاق كا مظاہرہ كرے، اور اس كا حق دينے ميں ٹال مٹول سے كام مت لے، اور وہ عورت بھى اسى طرح حسن معاشرت كے ساتھ خاوند كا حق ادا كرے اور يہ سب كچھ عرف اور عادات كے تابع ہے، ہر دور اور ہر جگہ اور ہر حال ميں اس كے جو لائق ہو.

ديكھيں: تيسير اللطيف المنان فى خلاصۃ تفسير الاحكام (132).

2 ـ اور اگر آپ حسن معاشرت سے اس كے حقوق ادا نہيں كر سكتے تو آپ اس كو چھوڑ ديں اور اس تكليف اور عذاب سے چھٹكارا حاصل كريں، اور نہ ہى اسے تكليف اور عذاب سے دوچار كريں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ تم انہيں اچھى طرح بساؤ يا پھر اچھے طريقہ سے چھوڑ دو ﴾البقرة (231).

ہمارے فاضل بھائى ہم آپ كو دو چيزوں كى تنبيہ كرتے ہيں:

پہلى:

ہو سكتا ہے آپ اپنى بيوى كو آپس ميں عدم موافقت كى بنا پر ناپسند كرتے ہوں، ليكن اللہ سبحانہ و تعالى نے تم دونوں كى زندگى ميں عمومى طور پرخير عظيم بنائى ہے، وہ اس طرح كہ تمہيں اس كى دين والى ہونے اور اس كى اطاعت و

فرمانبردار ہونے اور اس کی دعا کی بنا پر اللہ بہت روزی عطا فرمائیگا، یا پھر تمہیں اس سے اچھی اور نیك و صالح اولاد ملے گی جو آپ کی دینا و آخرت کے لیے زخیرہ ہو گی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور تم انہیں اچھی طرح بساؤ اور حسن معاشرت سے رکھو اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر بنا دے ﴾ النساء (19).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ تعالی:

﴿ اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر رکھ دے ﴾.

یعنی: ہو سکتا ہے تمہارا انہیں ناپسند کرتے ہوئے بھی اپنے ساتھ رکھنے کا صبر کرنے میں تمہارے لیے دینا و آخرت میں خیر کثیر ہو، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آیت کے متعلق کہا ہے وہ یہ کہ:

" وہ اس پر نرمی و عاطفت کرتا ہے تو اللہ تعالی اس سے بچہ عطا فرما دے تو اس بچے میں خیر کثیر ہو، اور صحیح حدیث میں ہے:

" کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو ناپسند نہیں کرتا اگر اس سے کسی وجہ سے ناراض ہوگا تو کسی دوسری وجہ سے راضی بھی ہو جائیگا "

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (2 / 243).

دوسری:

یہ لازم نہیں کہ آپ اس سے محبت ہی کریں تا کہ اس کو اس کا حق دیں، بلکہ آپ پر اس کا واجب ہے، حتی کہ اگر آپ اسے ناپسند بھی کرتے ہوں، اور اگر آپ اس کو ناپسند نہ کرتے ہوں جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں تو بالاولی حق کرنا ہوگا، چاہیے یہ تکلف کے ساتھ ہی ہو اور اپنے دل کو مجبور کر کے ہی، اور اگر آپ ایسی دوا استعمال کریں جو اس کی عفت و عصمت میں آپ کی معاونت کریں تو آپ کو کرنا چاہیے اور آپ اسے اس کا حق دیں.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایك ایسے شخص کو جس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کر رکھا تھا فرمایا:

" تم اسے طلاق مت دو "

تو اس نےعرض کیا: میں اسے پسند نہیں کرتا.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

کیا سارے گھر محبت پر ہی قائم ہیں، اور دیکھ بھال اور مذمت کہاں گئی ؟!!

دیکھیں: عیون الاخبار ابن قتیبۃ (3 / 18).

معنی یہ ہوا کہ: اپنے دوست اور اپنے گھر والوں کی اذیت پر صبر کرو؛ کیونکہ لوگوں کا اپنے دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ حال ایسا ہی ہے جیسا آپ کا ہے.

اور ہو سکتا ہے کچھ لوگ آپس میں نا چاہتے ہوئے بھی جمع ہو گئے ہوں، اور آپس میں ان کی نا چاہتے ہوئے بھی محبت ہو جائے، لیکن ان کی ضرورت انہیں ایك دوسرے کے ساتھ جمع کر دیتی ہے !!

لہذا دیکھ بھال سے گھر والے آپس میں ایك دوسرے پر نرمی اور رحمدلی کرنے لگتے ہیں، اور ہر ایك دوسرے کے متعلق واجب کو پہچاننے لگتا ہے.

اور مذمت جو کہ حرج ہے سے ہر ایك بچتا ہے کہ وہ اپنی راہ کو علیحدہ کر لے، یا پھر اس کے ہاتھوں اجتماعیت نہ ٹوٹ جائے.

ہم جو یہاں کہنا چاہتے ہیں وہ سب یہ ہےکہ:

گھر کی کشتی کو کامیابی کی طرف چلانا ممکن ہے، اور اسے اکٹھا رکھنا بھی ممکن ہے حتی کہ اس میں سوار سب لوگ اس کشتی سے صحیح سالم اپنی جگہ اتر جائیں، حالانکہ اسے کتنی ہی شدید ہواؤں اور طوفانوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے.

اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم کسی دوسری راہ کی طرف چل نکلیں باوجود اس کے کہ کتنی ہی مشکلات اور پھسلن کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب ہم سیکھ لیں کہ ہم نے چلنا کیسے ہے اور ہم راہ میں رکنے سے اجتناب کرتے رہیں تو کامیاب ہیں !!

واللہ اعلم .